سوال

سلمان رشدی نے کتاب "شیطانی آیات" میں یہ کہا ہے کہ بعض قرآنی آیات مکہ میں جوتین مشہورو معروف اور محبوب رب سمجھے جاتے تھے ان کی موافقت نازل ہوئیں تاکہ وہ باقیوں کے قائد بن سکیں ۔ تو یہ آیات منسوخ کردی گئیں ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیات جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے نازل نہیں ہوئیں بلکہ شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا اور نبی صلی علیہ وسلم کواس وقت اس کا علم بھی نہ ہوسکا ۔ توکیا یہ صحیح ہے ؟ اوراگراس میں کچھ تھوڑی بہت صحت کی نسبت پائی جاتی ہے تووہ کیا نسبت ہے ؟ گزارش ہے کہ جوکچھ ہوااس کی حقیقی روایت ذکرکریں ۔

جواب

الحمدللہ

یہ کلام ایک باطل روایت پر مبنی ہے جسے ابن کثیر وغیرہ نے نقل کیا ہے اوروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہی نہیں ، وہ ہم ذیل میں ذکرکررہے ہیں :

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر سورۃ النجم پڑھی اورجب اس آیت **افرایتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری** (کیا تم نے لات اورعزی کودیکھا اورمنات تیسرے پچھلے کو) شیطان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر یہ قول جاری کردیا (تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھم لترتجی) یہ بلند وجیمل ہیں اوران کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے ۔

جب کفار نے ان تین بتوں کی یہ مدح وتعریف سنی تووہ سب سجدہ میں گرگئے ۔

تو یہ روایت کئی ایک وجوہ کی بنا پر باطل ہے :

1- اس کی سندیں واھی ہیں جوکہ صحیح نہیں ۔

2- یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ رسالت میں معصوم ہیں ۔

3- اگر یہ اثر بالفرض صحیح بھی ہو تو علماء نے یہ ذکرکیا ہے کہ یہ اس اشیاء میں سے ہے جوکہ شیطان نے کفار کے کانوں میں ڈال دیا تھا نہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔

آپ سورۃ الحج آیت نمبر (52) کی تفسیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا اس پر ردکی گئی کلام کا ملاحظہ کریں ۔

واللہ تعالی اعلم .